© rasailojaraid.com

یا مشتری نے حج کے لئے احرام باندھا تو یہ سودا باطل ہو جائے گا اس
کہ اس سودے پر اب ایسی حالت طاری ہوگئی جو مال پر قبضہ کرنے سے
اس سودے کو حرام کردینے کی موجب ہے - لیکن، اگر، (پہلی صورت میں)
پر قبضہ کر لینے کے بعد انہوں نے اسلام قبول کیا .یا (دوسری صورت میں)
پر قبضہ ہوگیا اور اس کے بعد وہ احرام کی حالت میں داخل ہوئے تو
یہ باطل نہیں ہوگا جیسا کہ اللہ تعالی نے آیت تحریم ربا میں قبضہ شدہ
کو باطل نہیں کیا -

اس قسم کے جملہ مسائل میں قبضہ ہو جانے کے بعد بیع کو جائز
دیا جائے گا، البتہ یہ معاملہ لازم نہیں ہوگا اگر قبضہ سے پہلے فروخت
غلام قتل کردیا جائے اور نہ یہ بیع باطل ہوگی - اور خرید کنندہ کے
جائز ہوگا کہ وہ مجرم کا پیچھا کرے، گویا اس معاملہ بیع پر کوئی ایسی
اثر انداز نہیں ہوئی جو اسکی حرمت کی موجب ہو کیونکہ یہ معاملہ اپنی
حالت پر رہے گا جس پر کہ وہ ابتدا میں تھا اور قیمت فروخت کردہ چیز
قائم مقام ہوگی - ایسی تمام صورتوں میں مبیع (فروخت کردہ چیز) کا اعتبار
البتہ خریدنے والے کو سودا برقرار رکھنے یا ختم کردینے کا اختیار حاصل ہے-

دوسرا مسئلہ :- اس خطبہ میں اس مسئلہ کی طرف بھی اشارہ ہے کہ
کے ہاتھ میں مبیع (فروخت کردہ چیز) کا ھلاک ہونا یا قبضہ نہ ہو سکنا
یہ بیع کو ختم کرنے کا موجب ہے - ہمارے اصحاب (احناف) اور (امام)
ن کی یہی رائے ہے - (امام) مالک کہتے ہیں یہ سودا ختم نہیں ہوگا اور
بائع نے مشتری کو مال پر قبضہ کرنے سے روکا نہیں ہے تو مشتری کے
قیمت واجب ہوجائے گی- اس آیت میں یہ بات واضح طور پر موجود ہے
مبیع پر قبضہ کرنا معاملہ بیع کو مکمل کرتا ہے اور قبضہ کے سقوط سے
یہ بیع ختم ہوجائے گا - اس لئے کہ اللہ تعالی نے جب سود پر قبضہ کرنے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

سے منع فرمایا تو گویا سود کی شرائط پر طے کردہ سودے کو ہی ختم کردیا اور صرف اصل زر لینے کا حکم دیا اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ بیع پر قبضہ کرنا معاملۂ بیع درست ہونے کی شرائط میں سے ہے ۔ جب بھی کوئی ایسی حالت پیش آجائے جس کی وجہ سے مبیع پر قبضہ نہ ہوسکے تو یہ معاملہ بیع کے بطلان کا موجب ہوگا ۔

تیسرا مسئلہ :— اس خطبہ میں اس مسئلہ کی طرف بھی اشارہ ہے کہ جب مسلمانوں کا امام دارالحرب کو فتح کرلے تو وہاں (اسلامی نقطۂ نظر سے) ناجائز بنیادوں پر طے پاجانے والے خرید و فروخت کے معاملات کو منسوخ نہیں کیا جائے گا اس لئے کہ، جیسا کہ معلوم ہے، سود کو حرام قرار دینے والی آیت کے نزول اور نبی ص کے خطبہ دینے اور سود کو ختم کرنے کے درمیان فتح مکہ سے قبل مکہ میں سودی معاملات ہوتے رہے مگر آپ ص نے ان کو منسوخ نہیں کیا اور نہ نزول آیت سے پہلے اور بعد میں ہونے والے سودی معاملات میں فرق کیا ۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ دارالحرب میں مسلم اور غیر مسلم کے درمیان خرید و فروخت کے بعد جو کچھ کسی کے قبضہ میں آچکا اللہ تعالی نے اسے اس کا مالک قرار دیا ۔

ارشاد خداوندی، ''فله ما سلف،، (تو اس کا ہے جو آگے ہو چکا) کا یہ مفہوم بھی بیان کیا گیا ہے کہ، اللہ تعالی اس کے پچھلے گناہوں کو معاف کردے گا ۔ مگر آیت کا یہ مفہوم لینا درست نہیں اس لئے کہ اس کے بعد ارشاد ہے، ''وامره الی اللہ،، یعنی اس کے ثواب و عقاب کا معاملہ خدا کے ہاتھ میں ہے اور آخرت میں اس کے لئے جو حکم ہوگا اس کے متعلق اللہ تعالی نے ہمیں نہیں بتایا ۔ لیکن، اگر ''فله ما سلف،، کا یہی مفہوم لے لیا جائے تو اس سے ہمارے بیان کردہ مفہوم کی نفی نہیں ہوتی ۔ لہذا اس سے دونوں مفہوم مراد لئے جا سکتے ہیں یعنی (۱) خدا اس کے گناہ معاف کردے گا اور (۲) جس مال پر اس نے اسلام سے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ضہ کیا وہ اسی کی ملک ہے۔ یہ مفہوم اس بات کی دلیل ہے کہ قبول
سے پہلے دارالحرب کے لوگ خرید و فروخت سے جس مال پر قابض ہوئے،
سلام کے بعد انہی کا مال قرار دیا جائے گا ۔

سودخوری سے باز نہ آنے والوں کا حکم

ارشاد الٰہی ہے،

یھا الذین آمنوا اتقوا اللہ — اے ایمان والو خدا سے ڈرو۔

ا ما بقی من الربا ان کنتم مومنین : — اور اگر ایمان رکھتے ہو تو جتنا سود باقی رہ گیا ہے اس کو چھوڑ دو۔

م تفعلوا فاذنوا بحرب من اللہ لہ،، و — اگر ایسا نہ کروگے تو خبردار ہوجاؤ (کہ تم) خدا اور رسول سے جنگ کرنے کے لئے (تیار ہوتے ہو) ۔

کر (الجصاص) کہتے ہیں اس آیت کے دو معنی ہوسکتے ہیں

اگر تم خدا کا حکم نہیں مانتے اور اس کے آگے سر اطاعت نہیں جھکاتے تو . . . .

) سود کے (امتناعی) حکم کے نزول کے بعد اگر تم باقی مالدہ سود نہیں چھوڑتے تو (اللہ اور اسکے رسول سے لڑنے کو تیار ہوجاؤ)، اگرچہ سود کی حرمت کا عقیدہ رکھتے ہو ۔

ابن عباس، قتادہ اور ربیع بن انس سے مروی ہے ''جو شخص سودی کاروبار ے امام اس کو توبہ کرائے، اگر وہ باز آجائے (توبہ کرلے) تو ٹھیک ہے اسکو قتل کردے،، اس کا معنی یہ ہے کہ سود لینے والا سود کو حلال ہ کر لیتا ہے، اسی بنا پر قتل کا حکم ہے کیونکہ اہل علم کا اتفاق ہے سود کی حرمت کا عقیدہ رکھنے والا کافر نہیں ۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ارشاد خداوندی ''فاذنوا بحرب من اللہ و رسولہ،، سودی کاروبار سے باز نہ رہنے والوں کو کافر نہیں قرار دیتا ہے اس لئے کہ اس قسم کے الفاظ کا اطلاق کبھی ایسی حکم عدولیوں پر بھی ہوتا ہے جو کفر سے کمتر ہیں۔ (مثلاً) زید بن اسلم نے اپنے والد سے روایت کیا کہ (حضرت) عمر نے معاذ کو روتے دیکھا تو پوچھا آپ کس وجہ سے رو رہے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا،

''الیسیر من الریاء شرک	(تھوڑی سی ریا بھی شرک ہے
و من عادی اولیاء اللہ	اور جس نے اولیاء اللہ سے دشمنی کی
فقد بارز اللہ بالمحاربۃ،،۔	اس نے (گویا) اللہ کو لڑنے کی دعوت دی۔

تو اس حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اولیاء اللہ سے لڑنے کو خدا سے لڑنا کہا، حالانکہ اولیاء اللہ سے عداوت رکھنا کفر نہیں۔ اسباط نے سدی کے واسطہ سے اس نے ام سلمی کے مولی صبیح سے، اس نے زید بن ارقم سے روایت کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے علی، فاطمہ، حسن، اور حسین رضی اللہ عنہم سے فرمایا، ''جس سے تمہاری لڑائی ہے اس سے میری لڑائی ہے اور جس سے تمہاری صلح ہے اس سے میری صلح ہے،،۔

اسی طرح اللہ تعالی کا ارشاد ہے، ''انما جزاء الذین یحاربون اللہ و رسولہ و یسعون فی الارض فسادا،، ۔ ۱ (جو لوگ خدا اور اس کے رسول سے لڑائی کریں اور ملک میں فساد کرنے کو دوڑتے پھریں۔) فقہاء امت کا اتفاق ہے کہ یہ حکم مسلمانوں کے لئے ہے۔ ان لوگوں کو، کھلے بندوں رھزنی کرنے کی وجہ سے، یہ کہا گیا کہ، ''یہ لوگ اللہ سے لڑنے والے ہیں،،۔ اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ کفر سے کمتر کسی معصیت کا کھلے بندوں ارتکاب کرنے والوں کو ''اللہ اور رسول سے لڑنے والے،، کہنا درست ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ارشاد خداوندی، ''فاذنوا بحرب من اللہ و رسولہ،، اس بات کی خبر ہے کہ شخص کی معصیت بہت بڑی ہے اور اگرچہ وہ کافر نہیں تاہم اتنا بڑا نافرمان ہے کہ اس امر پر اس سے لڑائی کی جائے بشرطیکہ وہ حاکم وقت کا مقابلہ کرے، مقابلہ نہ کرے تو حاکم وقت اس کو مناسب سزا دے۔

اسی طرح کا حکم ہونا چاہئے ان نافرمانیوں کا جن پر خدا نے عذاب دینے وعدہ کیا ہے، اگر کوئی شخص انکا ارتکاب کرنے پر مصر ہو، کھلے بندوں کا ارتکاب کرے اور مزاحمت پر اتر آئے تو اس کے اور اس کے پیرو کاروں کے لڑائی کی جائے گی اور ان سے قتال کیا جائے گا، یہاں تک کہ وہ لوگ (اپنے سے) باز آجائیں۔ اگر نا فرمانی کرنے والے (امام کا) مقابلہ نہ کریں تو ان کو ان کے جرم کی مقدار کے مناسب سزا دے۔ یہی حکم ہے ان غلبہ پانے ظالموں کا جو لوگوں کا مال چھین لیتے ہیں اور (امام کی اجازت کے بغیر) ستی ٹیکس وصول کرتے ہیں۔ اگر یہ لوگ مزاحمت کریں تو ان سے لڑنا اور کو قتل کرنا تمام مسلمانوں پر واجب ہے۔ یہ لوگ سود خوروں سے کہیں مجرم ہیں اس لئے کہ ایسا کرنا احکام الہی کے احترام اور جمیع مسلمانوں احترام کی ھتک کرنا ہے۔ سود خور، سود لینے میں، صرف حکم الہی کی ورزی کرتا ہے مگر اس نے سود دینے والے کی ھتک عزت نہیں کی اس لئے سود دینے والے نے اپنی خوشی سے سود دیا، جبکہ بلاتاویل اور بلا شبہ، و قہراً ٹیکس وصول کرنے والے، راھزنوں کے زمرہ میں ہیں، اور اللہ کے ہی حکم اور امت مسلمہ کےاحترام کی ھتک کرتے ہیں چنانچہ ایسے ، انکے پیروکاروں اور ان کے مددگاروں کو ہر ممکن طریقے سے قتل کرنا کا علم رکھنے والے ہر مسلمان کے لئے روا ہے۔

(خلیفہ اول) ابوبکر رضی اللہ نے، باتفاق صحابہ، مانعین زکوۃ کے خلاف وجوہ (۱) مانعین زکوۃ کے کفر (۲) اور مزاحمت کی بنا پر جنگ کی۔ لوگوں نے زکوۃ کی فرضیت قبول کرنے اور زکوۃ ادا کرنے سے انکار کردیا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

تھا ۔ اس طرز عمل سے دو باتوں کے مرتکب ٹھہرے ۔ ایک ، اللہ تعالیٰ کا حکم ماننے سے انکار، جو کہ کفر ہے اور دوسرے ، اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرض کردہ صدقات امام کو ادا کرنے سے انکار ۔ غرض (حضرت) ابوبکر کو مانعین زکوٰۃ کے خلاف دو امور کی وجہ سے جنگ کرنا پڑی ۔ اسی لئے ابوبکر رض نے فرمایا، ''اگر یہ لوگ مجھے ان چیزوں میں سے، جنھیں وہ رسول اللہ کے وقت میں ادا کرتے تھے ، نکیل کی رسی یا، جیسا کہ بعض روایتوں میں ہے، بکری کا چھوٹا بچہ بھی ادا کرنے سے انکار کریں گے تو میں اس پر ان سے ضرور لڑوں گا ۔

بلا شبہ ہم نے ان کو کافر اور زکوٰۃ کی فرضیت قبول کرنے سے انکار کرنے والا کہا ہے، اس لئے کہ صحابہ نے انہیں '' اہل الردۃ'' (یعنی اسلام سے پھر جانے والے) کا نام دیا تھا ۔ اور ان کی عورتوں اور بچوں کو قید کرلیا تھا۔ چنانچہ ان کا یہ نام آج تک جاری ہے ۔ اگر وہ لوگ مرتد نہ ہوتے تو ان کے ساتھ یہ سلوک نہ کیا جاتا ۔ ان کے مرتد ہونے کے بارے میں مسلمانوں کے درمیان نہ تو صدر اول میں اور نہ بعد میں کبھی اختلاف ہوا ۔ لھذا سود خور کا موقف اختیار کرنے والا اگر سود کو حلال سمجھتا ہے تو کافر ہے اور اگر کسی جتھے کی مدد سے مزاحمت پر اتر آتا ہے تو امام اس کو اور اس کے مددگاروں کو مرتد قرار دے اور ان کے ساتھ وھی سلوک کرے جو ''اہل الردہ'' کے ساتھ کیا گیا تھا، بشرطیکہ وہ لوگ مرتد قرار دیئے جانے سے پہلے ملت کے افراد سمجھے جاتے ہوں ۔ اور اگر سود خور سود کی حرمت کا اعتراف کرنے کے باوجود عملاً اس سے باز نہ آئیں اور مزاحمت کریں تو امام اس وقت تک ان کے خلاف لڑائی جاری رکھے جب تک کہ وہ باز نہ آئیں ۔ البتہ اگر مزاحمت نہ کریں تو امام ان کو قید و بند اور مارپیٹ کی سزا دے ، یہاں تک وہ اس سے باز آجائیں ۔

روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نجران کے ذمی عیسائیوں آ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مان بھیجا، ''سود چھوڑ دو یا اللہ اور رسول سے لڑنے کے لیے تیار ہوجاؤ،، ۔
بید قاسم بن سلام نے کہا، مجھ سے ایوب دمشقی نے بیان کیا اس نے
سعدان بن یحیی نے، بواسطہ عبداللہ بن ابی حمید، بواسطہ ابو ملیح الہذلی
سے یہ حدیث بیان کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب نجران کے (عیسائی)
وں سے مصالحت کی تو ان کو ایک مکتوب بھیجا جس کے آخری الفاظ یہ
۔ ''اس بات کا عہد کرو کہ تم سود نہیں کھاؤ گے ۔ اگر تم میں سے کوئی
ی سود کھائے گا تو میں اسکی حفاظت کا ذمہ دار نہیں،، ۔

حاصل یہ کہ ''یا ایہاالذین آمنوا اتقوا اللہ و ذروا مابقی من الربا،، کے
اللہ تعالی کا ارشاد، ''فان لم تفعلوا فاذنوا بحرب من اللہ و رسولہ،، (۱) حکم
انے یا (۲) حکم قبول کرنے کے بعد عملاً اس سے باز نہ آنے دونوں صورتوں
متعلق ہے۔ چنانچہ جس نے حکم سے انکار کیا اس سے اس لئے لڑائی کی جائے
کہ وہ مرتد ہے اور جس نے حکم مانا مگر سود کو حرام جاننے کے باوجود
سے باز نہ آیا تو بصورت مزاحمت اس سے بھی لڑائی کی جائے گی مگر وہ مرتد
۔ مزاحمت نہ کرنے کی صورت میں امام کی رائے کے مطابق اسے قید و بند
رپیٹ کی سزا دی جائے گی۔

ارشادالہی، ''فادنوا بحرب من اللہ و رسولہ،، اس بات کا اعلان ہے کہ
وگ اس آیت کا حکم نہیں بجا لاتے وہ اللہ اور اسکے رسول کے خلاف
پیکار ہیں۔ نیز یہ بھی بتانا مقصود ہے کہ یہ جرم، جرم عظیم ہے اور سود سے
نہ آنے والے ''محاربین للہ و رسولہ،، (اللہ اور رسول کے خلاف جنگ کرنے
) کہلائے جانے کے مستحق ہیں ۔ اس نام میں دو مفہوم شامل ہیں
سود کو حلال جاننے کی صورت میں کفر (۲) اور سود کی حرمت کا اعتقاد
نے کے باوجود عملاً اس سے باز نہ آنا ۔ بعض لوگوں نے اس کا یہ مفہوم
کیا ہے کہ اللہ تعالی اپنے نبی اور مومنوں کو سود خوروں کے خلاف
ف کرنے کا حکم دے رہا ہے گویا یہ آیت جنگ کرنے کا اعلان ہے تاکہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مسلمان لاعلمی میں ان سے اچانک نہ لڑ پڑیں جیسا کہ ارشاد الٰہی، "فاما تخافن من قوم خیانة فانبذ الیهم علی سواء ان الله لا یحب الخائنین"، (اگر تم کو کسی قوم سے دغابازی کا خوف ہو تو (ان کا عہد) انہی کی طرف پھینک دو (اور) برابر (کا جواب دو) کچھ شک نہیں کہ خدا دغابازوں کو دوست نہیں رکھتا) میں دشمن کو خبردار کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

اس مفہوم کی بنا پر یہ خطاب مزاحمت کرنے والوں سے ہے جبکہ پہلے (بیان کردہ) مفہوم کی رو سے "محاربین لله و رسوله"، کے تحت آنے والے ہر دو گروہ اس کے مخاطب ہیں لهذا یہ مفہوم بہتر ہے ۔

حواشی

(۱) البقرة : ۲۷۵
(۲) البقرة : ۲۷۵
(۳) البقرة : ۲۷۵
(۴) النساء : ۲۳
(۵) النساء : ۲۹
(۶) البقرة : ۲۷۵
(۷) البقرة : ۲۷۸
(۸) البقرة : ۲۷۹
(۹) البقرة : ۲۷۸، ۲۷۹
(۱۰) المائده : ۳۳

© rasailojaraid.com